ایک نسخہ قاضی موصوف کے کتب خانہ میں موجود تھا جسکو قاضی مذکور نے تیس ہزار اشرفی میں خریدا تھا (علوم القرآن از علامہ شبلی) حضرت علی کے ہاتھ کی مصحف عثمانی کی نقل ابھی تک مشہد علی میں محفوظ ہے جس پر آپ کے دستخط بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چند اوراق لاہور کی شاہی مسجد میں بھی موجود ہیں (پیام امن صفحہ ۹)

حضرت عثمان کے علاوہ دیگر صحابہ نے بھی خاص اپنی ذات کیلئے قرآن مجید لکھے تھے جن میں ذیل کے مصاحف خاص خصوصیات کے مالک ہیں

۱۔ مصحف عبداللہ بن مسعودؓ۔ موصوف نے اپنے اجتہاد کے موافق اس میں سورتوں کی ترتیب قائم کی تھی (فتح ج ۹ ص ۳۸)

۲۔ مصحف حفصہ رضؓ۔ اس قرآن کو عمر بن رافع نے لکھا تھا (تیسیر الوصول)

۳۔ مصحف عائشہؓ اس کی کتابت آپ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے کی تھی (ترمذی)

۴۔ مصحف علیؓ حضرت علیؓ نے اس میں ترتیب نزول کا خاص لحاظ رکھا تھا (فتح ج ۹ ص ۳۸)

ابن ندیم (سنہ ۳۸۰ھ) کتاب الفہرست میں لکھتا ہے کہ ابو یعلی حمزہ الحسنی کے پاس حضرت علی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مجید موجود تھا (الفہرست ص ۳۸) ان لوگوں کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابی بن کعب کے پاس بھی قلمی کلام مجید تھے۔

موجودہ اور صدر اول کے قرآن مجید میں بہت زیادہ اختلاف نہیں ہے صدر اول میں آیت کیلئے (⁘) شکل مقرر تھی اور اب (○) ہے صدر اول میں نقطے بھی نہیں لگائے جاتے تھے اور صرف امت کے تواتر قرأت ہی کو کافی سمجھا جاتا تھا لیکن جب حدود اسلام زیادہ وسعت پذیر ہوئیں اور عجمیوں پر قرأت قرآن بغیر نقطوں کے نہایت گراں گذری اسلئے مشکل کو دور کرنے کیلئے حجاج بن یوسف نے نصر بن عاصم کاتب سے نقطوں اور حرکتوں والے قرآن مجید لکھائے اور اسوقت سے اب تک برابر اس کی پابندی کی جاری ہے۔ ابتدا میں قرآن مجید خط کوفی میں لکھا جاتا تھا لیکن چوتھی صدی ہجری کی ابتدا میں جب ابن مقلہ وزیر نے خط نسخ ایجاد کیا تو اسوقت سے برابر اسی خط میں قرآن مجید لکھا جانے لگا۔ فقط۔

تدوین حدیث

(از عبدالحلیم ناظم صدیقی (مولوی فاضل) ایڈیٹر محدث مدرس رحمانیہ)

بسلسلۂ ماہ ستمبر

(۳)

تیسری صدی میں تدوین حدیث | اس سے پہلے ہم دو اشاعتوں میں پہلی اور دوسری صدی ہجری میں تدوین حدیث پر مفصل اور سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔ اشاعت زیر نظر میں تیسری قسط درج ذیل ہے۔

تاریخ اسلام میں تیسری صدی ہجری وہ اہم زمانہ ہے جس میں اسلام دنیا میں مہر درخشاں کیطرح ضیا پاش ہو رہا تھا۔ اسلامی ترقی کے منازل جگمگا رہے تھے۔ دنیا کے ہر شعبے میں مسلمان اپنی مہارت و کمال کے جوہر دکھا رہے تھے۔ علوم و فنون کیطرف

طرح توجہ کی کہ اس میں ہر ممکن اورارتقائی ذریعے سے چار چاند لگا دیئے۔ خلفاء عباسیہ کے علمی سیلاب کی موجیں ٹھاٹھیں مارہی تھیں۔ جہاں یہ تمام ترقیاں تھیں وہاں مذہبی امور اور شرائع واحکام بھی کتابوں اور تحریروں میں ترویج پارہے تھے۔ علماء کرام اور محدثین عظام حدیث کی خدمتوں میں مصروف تھے مسلمان علماء کا ایک مستقل گروہ شروع ہی سے حدیث کی ترقی، تدوین وترویج میں لگا ہوا تھا لیکن تیسری صدی ہجری میں تو بہت زیادہ اسطرف توجہ کی گئی۔ ایسے ایسے محدثین کبار پیدا ہوئے اور وہ کام کر دکھایا کہ آج تک دنیائے اسلام انکی کوششوں سے بہرہ ور اور مستفیض ہورہی ہے اور انہیں ہمیشہ برقرار رہنے والے اعمال صالحہ وصدقات جاریہ کے ثواب مل رہے ہیں اور ملتے رہیں گے۔ اس صدی میں کتابت وقرأت کا زور ہوچکا تھا۔ اسلام تقریبًا ہر جگہ پہنچ چکا تھا۔ تدریجی اعتبار سے دنیا اپنے ماضی سے زیادہ ترقی کرچکی تھی اسلئے مشتاقانِ علم رسول وفدایانِ حدیث نبوی نے بھی اپنی عمریں اسی ایک اور مہتم بالشان فن کی تحصیل میں صرف کردیں اور اپنی زندگی کا کارنامہ تمام سرمایہ حیات کو ایک کتابی صورت میں جمع کردیا۔ طالبان حدیث کی قدر تھی۔ عزت ومنزلت تھی۔ ان سے اسلام کے حقیقی شرائع واحکام کی تفصیل قوت پارہی تھی اس لیے ہر معزز اہل علم مذہب ورسول کا عاشق دور دراز ملکوں کا سفر طے کرتا اور حدیث رسول کے باغ کی گلچینی کرتا ہوا خوشنما وخوشبودار پھولوں سے اپنے اور اپنے علاوہ دوسروں کے دل ودماغ کو معطر کرتا حصول حدیث میں عام بیداری کی لہر پیدا ہوچلی تھی بڑے بڑے حفاظ حدیث جن پر آج تک دنیائے اسلام کو ناز ہے اسی تگ ودو میں فن حدیث کے درخشاں ستارے بن کر چکے۔ اس طرح حدیث کی تدوین جو پہلی صدی ہی سے شروع ہوئی تھی اس صدی میں پورے زور پر آگئی ہر طرف حدیث کی بڑی ضخیم کتابیں لکھی جانے لگیں۔ عالم اسلام کا اتفاق ہے کہ جسقدر تیسری صدی میں علم حدیث کی خدمت، نشر واشاعت، توسیع وتدوین ہوئی اسکی مثال تاریخ اسلام کی اور دوسری صدیوں میں نہیں ملتی۔ اگرچہ ہر دور میں محدثین کی ایک بڑی جماعت حدیث کے تذکار وتدوین میں مصروف رہی تیسری صدی میں حدیث کے جتنے مجموعے اپنے اپنے خاص طرز وانداز سے مرتب ہوئے انکو ایک طرف اور دوسری صدیوں کے تمام مجموعوں کو ایک طرف رکھو مگر کیا بلحاظ تعداد اور کیا بلحاظ صحت ووقار تیسری صدی کے مجموعے ہی بڑھ جائینگے۔ اس صدی میں بیشمار حدیث کی کتابیں، مسانید ومجموعے مرتب ومدون ہوئے۔ اتنے زیادہ کہ ہم ان تمام کا پوری طرح استقصار نہیں کرسکتے تاہم اپنی تتبع وتلاش سے ہم جسقدر معلوم کرسکتے ہیں اور جو اب تک مطبوع یا غیر مطبوع حیثیت سے پائی بھی جاتی ہیں ان کو ہر ایک پر مجمل کتابی بحث کرتے ہوئے درج ذیل کرتے ہیں۔ یہ مکرر واضح رہے کہ اس صدی کی تالیفات درج ذیل فہرست سے بہت زیادہ ہیں مگر ان میں اکثر غیر معروف رہیں۔ کچھ چوتھی صدی کی تالیفات میں منضم ہوگئیں۔ بعض کی روایتیں مابعد کی کتب سیر وتفاسیر میں منقول ہوگئیں، اور اکثر دستبرد زمانہ کیوجہ سے مفقود ہوگئیں:۔

تیسری صدی کی تالیفات

(۱) **مسند امام احمد بن حنبلؒ**:۔ امام احمد بن حنبلؒ ایک جلیل القدر امام اور بلند مرتبہ محدث تھے ائمہ اربعہ میں یہ چوتھے امام ہیں۔ مگر حفظ حدیث کے اعتبار سے میرے نزدیک سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کا مسلک بھی محض رائے وقیاس کا ذخیرہ نہیں بلکہ صریح قرآن وحدیث ہی ہے۔ یہ کئی لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے۔ ان کا مسند احادیث کا گراں قدر خزانہ ہے۔ تقریبًا سات لاکھ حدیثوں سے چالیس ہزار بعض کے نزدیک تیس ہزار احادیث انتخاب کرکے علیحدہ اپنے مسند میں جمع کیں۔ انکی اولاد میں بھی حفظ حدیث کا ذوق تھا

چنانچہ حضرت الامام نے اپنا مسند اپنی اولاد کو اولاً سنایا اور اپنے انتخاب کی کیفیت بیان کی۔ انکی وفات کے بعد ان کے لڑکے عبد اللہ اور پوتے ابوبکر قطعی نے جو اس کے راوی ہیں کچھ روایتیں ملا کر اسکو اٹھارہ مسندوں پر مشتمل کردیا۔ بہرحال امام احمدؒ کا مسند مطبوعہ ہے۔ نایاب بھی نہیں ہے۔ میری نظر سے گذر چکا ہے۔ انکی ولادت ۱۶۴ھ اور وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی۔

(۲) **مسند عبد بن حمیدؒ**:۔ ان کا نام عبد الحمید بن حمید بن نصر اور کنیت ابو محمد ہے مگر عبد بن حمید ہی سے مشہور ہیں۔ یہ بھی بلند پایہ محدث ہیں۔ ان سے امام مسلمؒ۔ امام ترمذیؒ۔ اور امام بخاریؒ نے باب دلائل النبوۃ میں احادیث روایت کی ہیں۔ ان کی کتاب مختصر ہے۔ حجم ۲۵۴ ہنوز غیر مطبوع ہے۔ حیدر آباد کے ایک کتبخانہ میں قلمی صورت میں موجود ہے۔ بعض حضرات نے اس کی طباعت کی ضرورت محسوس کی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب چھپکر شائقین کے ہاتھوں میں آجائیگی۔ انشاء اللہ۔

(۳) **مصنف عبد الرزاقؒ**:۔ ان کا پورا نام عبد الرزاق بن نافع حمیر اور کنیت ابوبکر ہے۔ یہ کتاب بھی غالباً ابھی غیر مطبوع ہے اور ہندوستان کے کئی قدیم و مشہور کتبخانوں میں پائی جاتی ہے۔ انکی وفات ۲۱۱ھ میں ہوئی اسلئے بعض لوگ ان کے مصنف کو دوسری صدی کے اواخر کی تصنیف سمجھتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں تیسری صدی کی بالکل ابتداء کی تصنیف کہی جائے تو بہتر ہے یہ کتاب میری نظر سے نہیں گذری۔

(۴) **سنن سعید بن منصورؒ**:۔ ان کا پورا نام سعید بن منصور بن شعبہ اور کنیت ابو عثمان ہے۔ یہ کتاب بھی غالباً ابھی غیر مطبوعہ ہے مگر اسکا مسودہ بعض کتبخانوں میں موجود ہے۔ انکی وفات ۲۲۵ھ میں ہوئی یہ کتاب بھی میری نظر سے نہیں گذری۔

(۵) **مصنف ابی بکر بن ابی شیبہؒ**:۔ ان کا نام ابراہیم بن عثمان العبسی اور کنیت ابوبکر ہے۔ یہ کتاب بھی غیر مطبوعہ ہے مگر ہندوستان کے بڑے بڑے کتبخانوں میں قلمی صورت میں موجود ہے۔ انکی وفات ۲۳۵ھ میں ہوئی۔ یہ کتاب بھی میری نظر سے نہیں گذری۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کے ایک کتبخانہ میں قلمی موجود ہے جس کا حجم تقریباً ۰ صفحات ہے۔

(۶) **جامع صحیح البخاریؒ**:۔ زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا + کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے۔
ان کا نام محمد بن اسماعیل بن المغیرہ اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انکی ولادت ۱۹۴ھ اور وفات ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

یہی صحیح احادیث کا وہ مشہور مجموعہ ہے جسکو دنیائے اسلام کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ تیسری صدی کیا پورے عالم اسلام قرون اول سے لیکر آج تک کی یہ اعلیٰ ترین تصنیف ہے جس پر تمام علماء و آئمہ اسلام کا اتفاق ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری (اللہ کی کتاب قرآن کے بعد دنیا کی صحیح ترین کتاب بخاری ہے) تیسری صدی کا زمانہ جہاں حدیث کی صحیح نشر و اشاعت اور عمومی تذکار و تدوین کا زمانہ ہے وہاں یہی وہ زمانہ ہے جس میں حدیث کی طرف لوگوں کی عام توجہ دیکھکر بے شمار وضاع حدیث بھی پیدا ہوگئے تھے۔ عام لوگوں کو صحیح و غلط اور صدق و کذب میں امتیاز کرنا بھی دشوار ہوگیا تھا۔ ایسے نازک دور میں امام بخاری نے اپنی زندہ جاوید کتاب تالیف کرکے صحیح اسلامی شرائع و احکام کی حفاظت اور دنیائے اسلام پر ہمیشہ برقرار رہنے والا احسان کرگئے (ہم اسماء الرجال پر بحث کرتے ہوئے وضع حدیث کے خلفشار کی پوری تفصیل کبھی درج کرینگے انشاء اللہ)

امام بخاری دراصل آیۃ من آیۃ اللہ تھے۔ قوت حافظہ بلا کی تھی۔ حدیث میں ان کا پلہ بہت بلند ہے۔ لاکھوں احادیث کے حافظ تھے۔ اپنے اس جامع میں کل مع مکررات تقریباً سات ہزار حدیثیں جمع کیں۔ اجتہادی قوت بھی بہت زبردست تھی اسلئے

ایک ایک حدیث متعدد بار ذکر کرکے بیسیوں مسئلے متفرع کئے ہیں۔حدیث کی صحت و احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت بلند شرائط مقرر کیں۔ تاکہ رسول اللہ صلعم کی پاک و صاف اور صحیح و صریح ستھری ہوئی حدیثیں چھنٹ کر ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ بخاری و مسلم پر جرح رواۃ کے اعتبار سے شرح اصول بزدوی اور دار قطنی وغیرہ میں جو کچھ کمزور اعتراضات کئے گئے ہیں۔ان کا مفصل جواب محدثین و شارحین صحیحین نے دیا ہے۔ہم آئندہ کسی موقعہ پر ایک علیحدہ مضمون میں اسکی تفصیل عرض کرینگے۔مختصر یہ کہ جسطرح رسول اللہ صلعم کیلئے کہا گیا ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اسی طرح صحیح بخاری یعنی مجموعۂ کلام رسول کیلئے بھی اتنا ہی کہدینا کافی ہے ع

بعد از قرآن خوب توئی قصہ مختصر۔[۵]

(۷) صحیح مسلمؒ :۔ ان کا نام مسلم بن ابی الحجاج در دین القشیری اور کنیت ابوالحسین ہے۔انکی ولادت ۲۰۴ھ اور وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی۔

صحیح مسلم بھی دنیائے اسلام کی مشہور کتاب ہے۔ بخاری کے بعد مسلم ہی کا رتبہ ہے۔ بخاری آفتاب ہے تو مسلم ماہتاب۔ ان دونوں آفتاب و ماہتاب کی ضیاپاش کرنوں سے احادیث رسول بقعۂ نور بنکر لوگوں کے سینوں میں جگمگا اٹھیں۔امام مسلمؒ کے شرائط صحت و جمع بھی بہت بلند ہیں لیکن بخاری سے کم۔امام مسلم نے بغیر مکررات کے تمام احادیث کو فقہی اعتبار سے ہر باب کے ماتحت ذکر کیا ہے۔ اندلس کے علماء جنہیں مغاربہ کہاجاتا ہے مسلم کو بخاری پر ترجیح دیتے ہیں۔اس میں شک نہیں کہ مسائل و حدیث کی تلاش مسلم میں آسان ہے لیکن پھر بھی بخاری بخاری ہی ہے۔تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ مسلم پر بخاری کو ترجیح حاصل ہے۔ الغرض یہ دونوں کتابیں دنیائے اسلام کی عجیب ترین کتابیں ہیں۔جن سے دین اسلام کا ایک تفصیلی حصہ بڑی حد تک محفوظ و مامون ہے۔ ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہا جاتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ہر جگہ چھپی ہوئی ملتی ہیں۔مدارس عربیہ کی نصاب میں اس حد تک داخل ہیں کہ بغیران کے عالمیت و فضیلت کی تکمیل ہی نہیں ہوسکتی یوں تو مسلم کی بھی کئی شرحیں ہیں لیکن علامہ نوویؒ کی شرح بہترین شرح ہے اسکے بعد مسلم کیلئے کسی شرح کی ضرورت نہیں :۔

(۸) سنن ابی داؤدؒ :۔ ان کا نام سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق سجستانی اور کنیت ابو داؤد ہے۔انکی ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ میں ہوئی۔ یہ کتاب بھی صحت و سند کے اعتبار سے نہایت موقر اور صحاح ستہ کی ایک رکن رکین ہے جسطرح اس صدی کی عام کتابوں کی فقہی ترتیب ہے اسی طرح سنن ابی داؤد کی ترتیب بھی فقہی ہے۔ یہ بھی عام طور پر مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے اور ہر جگہ بکثرت ملتی ہے۔ اسکی بہترین شرح عون المعبود ہے جو زمانہ حال کی شرح ہے لیکن افسوس ہماری جماعت کی غفلت سے اب نایاب ہورہی ہے :۔

(۹) جامع ترمذیؒ :۔ ان کا نام محمد بن عیسیٰ سلمی اور کنیت ابو عیسیٰ ہے۔انکی ولادت ۲۰۹ھ اور وفات ۲۷۹ھ میں ہوئی۔ یہ کتاب بھی صحت کے لحاظ سے نہایت معتبر و معزز اور اجتہاد کی حیثیت سے بہت بلند پایہ ہے۔امام ترمذی امام بخاری کے شاگرد بھی ہیں اور حدیث کے جمع و تدوین میں امام بخاری ہی کی اجتہادانہ پیروی کی ہے۔ اسکی ترتیب بھی فقہی ہے۔ یہ بھی مدارس عربیہ کے نصاب تعلیم میں داخل اور بزم صحاح ستہ کی ایک معزز رکن ہے۔امام ترمذی کا طریقہ ہے کہ ہر حدیث کا رتبہ صحت اپنے خاص معیار کے موافق بتاتے چلتے ہیں۔ اس کتاب کی بھی متعدد شرحیں لکھی گئیں لیکن سب سے بہتر اور کامیاب و مفید شرح مولانا عبدالرحمن صاحب

[۵] صحیح بخاری کی بے شمار شرحیں لکھی گئیں جن میں مشہور شرحیں فتح الباری، قسطلانی اور عینی ہیں ان میں سب سے بہتر جامع اور کامیاب

مبارکپوری عصرِ حاضر میں لکھ رہے ہیں جس کا نام تحفۃ الاحوذی ہے۔ اسکی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ بقیہ جلدیں بھی تیار ہو چکی ہیں۔ عنقریب چھپکر مشتاقانِ حدیث کے ہاتھوں میں پہونچ جائینگی۔ انشاء اللہ

(۱۰) **مسند حارث** ؒ:۔ ان کا نام حارث بن اسامہ اور کنیت ابو محمد ہے۔ انکی وفات ۲۸۲ھ میں ہوئی۔ غالباً یہ کتاب بھی غیر مطبوعہ ہے۔ لیکن بعض کتبخانوں میں موجود ہے۔ میری نظر سے نہیں گذری۔

(۱۱) **مسند بزار** ؒ:۔ ان کا نام احمد بن عمر بن عبد الخالق اور کنیت ابو بکر ہے۔ ان کی وفات ۲۹۲ھ میں ہوئی۔ یہ کتاب بھی غیر مطبوعہ ہے۔ لیکن بعض کتبخانوں میں موجود ہے۔ میری نظر سے نہیں گذری۔

(۱۲) **مسند دارمی** ؒ:۔ ان کا نام عبداللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی ہے۔ انکی ولادت ۱۸۱ھ اور وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی یہ بھی حدیثوں کا ایک صحیح مجموعہ ہے لیکن اس کا پایہ صحاح ستہ کے برابر نہیں اسی لئے صحاح ستہ میں اسکا شمار نہیں ہے۔ تاہم صحاح کے بعد یہ بڑی حد تک معتبر ہے یہ کتاب چھپی ہوئی ہے اور عام طور پر ملتی ہے۔ نصابِ تعلیم میں داخل نہیں ہے میری نظر سے گذر چکی ہے۔

(۱۳) **سنن ابی مسلم**:۔ ان کا نام ابراہیم بن عبداللہ اور کنیت ابو مسلم ہے۔ انکی وفات ۲۶۶ھ میں ہوئی یہ کتاب بھی غیر مطبوع ہے اسی وجہ سے میری نظر سے نہیں گذری۔

(۱۴) **سنن نسائی** ؒ:۔ ان کا نام احمد بن شعیب بن علی النسائی اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ انکی ولادت ۲۱۲ھ اور وفات ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ یہ بھی زبردست محدث تھے۔ اصحابِ صحاح میں سب سے پیچھے گذرے ہیں۔ انکی کتاب بھی صحاح ستہ میں داخل ہے اور مدارس عربیہ میں عام طور پڑھائی جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے مجموعہ میں بغیر کسی جرح و تعدیل کے تذکار کے نہایت صفائی و صراحت سے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں یہ کتاب بڑی آسان ہے اور درسی ہونیکی وجہ سے ہر جگہ عام طور پر ملتی ہے۔

(۱۵) **سنن ابن ماجہ** ؒ:۔ ان کا نام محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ قزوینی اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ انکی ولادت ۲۰۹ھ اور وفات ۲۷۳ھ میں ہوئی۔ یہ کتاب مختصر ہے اور اکثر جگہ نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ اکثر لوگ بجائے مؤطا کے اسی کو صحاح ستہ میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک صحاح ستہ میں مؤطا کا شمار کرنا بہتر ہے۔

(۱۶) **طحاوی** ؒ:۔ ان کا نام احمد بن محمد بن سلامۃ المصری الطحاوی اور کنیت ابو جعفر ہے۔ انکی ولادت ۲۳۹ھ اور وفات ۳۲۱ھ میں ہوئی۔ بعض لوگ اسے چوتھی صدی کی تالیف سمجھتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ تیسری صدی کی تالیف ہے۔ محدثین کے نزدیک طحاوی کا پایہ زیادہ بلند نہیں۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے اور اکثر ضعاف و آثار پر مشتمل ہے۔ مطبوعہ ہے۔ عام طور پر ملتی ہے۔ نصاب تعلیم میں داخل نہیں ہے۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۴ ر جولائی ۳۳ء صـ ۹ میں ایک نامہ نگار نے انکو امام شافعی ؒ کا شاگرد لکھدیا ہے۔ حالانکہ امام شافعی کے زمانہ میں انکی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی۔

(۱۷) **مسند ابو یعلی موصلی** ؒ:۔ ان کا نام احمد بن علی المثنی ہے۔ انکی وفات ۳۰۷ھ میں ہوئی۔ یہ کتاب بھی غیر مطبوعہ ہے۔ میری نظر سے نہیں گذری۔ حیدر آباد کے ایک کتبخانہ میں قلمی صورت میں موجود ہے ضخامت تقریباً ۵۰۰ صفحات ہیں۔

ان کے علاوہ مسند شافعی ؒ اور سنن شافعی ؒ بھی اسی صدی کی کتابیں کہی جاسکتی ہیں۔ لیکن دراصل یہ کتابیں خود امام شافعی ؒ کی جمع کردہ نہیں ہیں بلکہ ان کے بہت بعد ان کے شاگردوں نے انہیں جمع کر دیا ہے جس طرح مسند امام اعظم ؒ کو امام ابو حنیفہ ؒ کے بہت